نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول ؎ | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے | قیمت سالیانہ مع محصول ؎

نمبر ۲۹ - جلد ۸ | لودیانہ ۵ جولائی ۱۸۸۰ع | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

عبدالرحمان خان کی خبر دو چار روز سے گم ہے = ایوب خان اپنی فوج کو انگریزوں کے مقابلہ کے لئے بڑھاتا چلا آتا ہے = محمد موسیٰ خان بھی بڑے زور کے ساتھ تخت کابل کا دعویٰ کرتا ہے = محمد جان کہتا ہے کہ میں کابل میں انگریزوں کا پیر کبھی نہیں جمنے دونگا = ہندوستان کے محکمہ جنگی میں بڑی بھاری اُلٹ پلٹ ہونے والی ہے = ایران نے ترکوں کو امداد دینے سے انکار کر دیا ہے = سلطان روم جلسہ برلن کی کارروائی کو نامنظور کر کے فوجی تیاریوں میں سرگرم ہے = چینی فوج روسیونکو شکست پر شکست دے رہی ہے = مصر اور ابی سینیا میں صلح قایم ہو گئی ہے = جنگ افغانستان میں ہماری فوجوں نے مخالفونکے ۲۱۳۴ آدمی قتل اور ۳۱۲۸ آدمی مجروح کئے - اپنو کی ہمکو خبر نہیں = ہندوستان سے افغانستان میں اسّی ہزار گھوڑے ویابو روانہ ہو چکے ہیں اب پانچہزار گھوڑوں کی اور ضرورت ہے = عبدالرحمان سپہ بچہ کو لکھتا ہے کہ خبردار رہو اور انگریزوں کو کابل میں مت پہونچنے دو = عبداللہ خان بھی کابل سے نکل بھاگا اور مفسدوں سے جا ملا = قلعہ عشاق اغا میں ۰۰۰ ۵ ہزار غازی جمع ہیں = ایک خط میں عبدالرحمان نے محمد جان کو لکھا ہے کہ میں اب چار ہی کار میں داخل ہونیوالا ہوں اور اب انگریزونکو لکھونگا کہ کابل کو فوراً خالی کر دو = میر بچہ قرآن لیکر جا بجا گھوم رہا ہے اور وعظ کرتا ہے کہ جہاد کے لئے نکل آؤ = مسکین عالم نے سرداروں کو اس جرم میں قتل کر ڈالا ہے کہ تمنے انگریزوں سے بات چیت کیوں کی = تجویز ہے کہ قوم وزیری کی سرکوبی کچھ عرصہ بعد کیجائیگی = دیوبند سے دہرہ دون تک براہ روڑکی ایک ریل جاری ہونیوالی ہے = ایک خبر مشتہر ہوئی ہے کہ انگلستان اور فرانس رومی بحیروں میں کوئی نہ کوئی دعویٰ قایم کرنے والے ہیں = سردار ولی محمد خان کی نسبت بھی گمان کیا جاتا ہے کہ شاید یہہ بھی ہاشم خان کی طرح کابل سے فرار نہ ہو جاوے = ہاشم خان نے انگریزوں کے پاس لکھ بھیجا ہے کہ میں عنقریب تمہارے برخلاف جنگی کارروائی کیا چاہتا ہوں = افضل خان جو عبدالرحمان کے پاس سفارت لیکر گیا تھا کابل میں پہونچ گیا ہے = ایوب خان کی نسبت پختہ خبر ہے کہ وہ اپنی سپاہ کو لیکر ہرات سے روانہ ہو گیا ہے = محمد حیات خان سی۔ ایس آئی کا بھائی سکندر خان کابل سے بہت سا مال و اسباب لیکر ہندوستان کیطرف آرہا تھا کہ راہ میں ڈاکوؤں نے اُسپر حملہ کر کے اُسکے دو پہرہ دار ونکو قتل کر دیا اور تمام مال و اسباب لوٹ لیا = اناج سے لدے ہوئے ایک گدھے کابل کیطرف آتے ہوئے مفسدوں نے لوٹ لئے +

نورافشاں

—— ایڈیٹر صاحب صادق الاخبار بہاولپور ہمسے دریافت فرماتے ہیں کہ ایا جو لفظ نورافشاں کے نیچے یہہ لکھا جاتا ہے کہ حقیقی نور وہ تھا جو دنیامیں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے کتب آسمانی کی کوئی آیت ہے۔ یا ہماری طبع سے یہہ ایجاد ہوا ہے سو ہم صاحب موصوف کو بخوشی تمام بتلاتے ہیں کہ یوحنا کی انجیل کے اول باب کی نویں آیت ہے۔ اور مراد ہے نور سے ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح۔ اُسی باب میں اُس نور کا حسب ذیل ذکر ہے ابتدا میں کلام تھا وہ کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اُسکے ہوئی۔ زندگی اُس میں تھی اور وہ زندگی انسان کا نور تھی اور نور تاریکی میں چمکتا ہے اور تاریکی نے اُسے دریافت نکیا۔ ایک شخص خدا کی طرف سے بھیجا گیا تھا جسکا نام یوحنا تھا۔ یہہ گواہی کے لئے آیا کہ نور پر گواہی دے تاکہ سب اُسکے باعث سے ایمان لاویں وہ نور نہ تھا پر نور پر گواہی دینے کو آیا تھا۔ حقیقی نور وہ تھا جو دنیامیں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے اور کلام مجسم ہوا اور وہ فضل اور راستی سے بھرپور ہو کے ہمارے درمیان رہا۔ اور ہمنے اُسکا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال +

آخر میں ہم ایڈیٹر صاحب ممدوح و نیز تمام ناظرین نورافشاں کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ سب اِس نور سے فیضیاب ہوں۔ اور ہمارا یہی کام ہے کہ ہمسے جہانتک ہوسکے اِس نور کے جلال سے ہر ایک کو منور کریں +

—— ہم صاحب منشور محمدی کا شکریہ ادا کرتے ہیں کیونکہ صاحب موصوف کے اشتہار سے نورافشاں کی وقعت زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ اور صاحب منشور محمدی کو لازم ہے کہ وے ہمارے مشکور ہوویں کیونکہ ہمارے شہری لوگوں کی کوشش و عرقریزی سے اُنکو بڑی امداد ملتی ہے۔ اور ہم بڑے زور سے یہہ دعوی کرتے ہیں کہ اگر ہم نہ ہوتے تو ہمارے شہری اُنکی ہرگز امداد نہ کرتے عوض معاوضہ گلہ ندارد +

—— ہمنے سنا ہے کہ دہلی میں کوشش ہو رہی ہے کہ دہلی کالج پھر جاری کیا جاوے کیونکہ چند اخبارات سے ہمکو یہہ معلوم ہوا ہے کہ صاحبان دہلی نے مبلغ ۵۰ ہزار روپیہ بطور چندہ جمع کیا ہے اور ابھی تک لوگ چندہ دئے چلے جاتے ہیں۔ چند شرفا دہلی جو علم دوست اور خیر خواہ طلبہ ہیں اُن کی خوشی ہے کہ یہہ کالج جسطور سے ہو سکے پھر قایم ہو جاوے +

اسی کوشش کے لئے ہم ساکنان دہلی کی ہمت پر آفرین کہتے ہیں۔ اور اگرچہ گورنمنٹ کو ایسی ہمت کی تقویت کے لئے کچھ امداد کرنا مناسب ہے مگر شاید فی زمانہ قلت زر کے باعث سے نہ ہو سکے۔ لیکن ہم ساکنان دہلی سے التماس کرتے ہیں کہ کیا آپ صاحبان اِسقدر توفیق نہیں رکھتے کہ دہلی کالج کو بلا امداد سرکار قایم کریں۔ ہائے ہندوستان میں وہ زمانہ کب آئیگا کہ باشندگان ہند مثل امریکہ یورپ و دیگر ممالک نیے مدارس اپنے خرچ سے قایم کر کے بطور خود انتظام کرینگے۔ اور ہندوستان کا طفلانہ مزاج کب جائیگا جو مثل لڑکوں کے اپنے ماباپ سرکار کے آگے ہر ایک انتظام کے لئے ہاتھ پسارتا ہے اور سرکار بھی سمجھتی ہے کہ ہاں اُسکے ہر ایک کام کو کرنا چاہئے کیونکہ اِسمیں ابھی اِسقدر طاقت عقلی نہیں آئی ہے کہ خود بھی کچھ کر سکے۔ ہمکو اندیشہ ہے کہ ہندوستان کی حقیقی حالت کی نسبت یہہ نہ کہنا پڑے کہ اسکی چھٹی کے پوتڑے ابھی تک نہیں دہوے +

کوئی یہہ نہ سمجھے کہ ہندوستان کے پاس زر نہیں ہے اِسلئے یہہ کچھ نہیں کر سکتا۔ یا یہہ کہ اُنکو حوصلہ نہیں ہے حوصلہ تو ہے پر ایسے امورات کے لئے اپنا حوصلہ نہیں دکھلاتے۔ ہاں جہاں حوصلہ نکرنا چاہئے وہاں بہتیرا کچھ کرتے ہیں۔ یعنے شادیوں میں فضول خرچی۔ و لڑکے لڑکیوں کو صغیر سنی میں زیورات سے لادنا وغیرہ۔ مگر جبکہ عقل و اداب وغیرہ وغیرہ سے تعلیم کی بخشش قیمت زیورات پہنانیکا خیال آتا ہے تو جھٹ پٹ ماں باپ کی طرف آنکھ اُٹھاتے اور ہاتھ پسارتے ہیں۔ یہہ خیال یہاں پر ضرور عاید ہوتا ہے کہ یہہ اُن لڑکوں کے مانند ہے کہ جب مٹھائی کھانیکا خیال آتا ہے تو اپنے پیسے بڑی خوشی سے خرچ کرتے ہیں لیکن جب کپڑا خریدنیکا خیال آتا ہے تو ماں باپ سے طلب کرتے ہیں۔ غرضیکہ ہندوستان کے لوگ ابھی تک علوم و فنون کے محب نہیں بنے۔ ہاں علمی فواید یعنے سرکار کے نوکر بننے اور کسیقدر مشاہرہ پانیکے تو خواستہ ہیں مگر علم کے نہیں۔ اگر فواید مذکورہ بالا حصول علم کے حاصل ہو سکتے تو یہہ ہرگز علم کی کچھ بھی پرواہ نکرتے۔ پس جس حال کہ حصول علم کو موجب معاش تصور کرتے ہیں تو ایسوں کی امداد سرکار پر کب فرض ہے +

—— جو قحط سالی شرقی روم میں حال میں ہو رہی ہے نہایت سخت ہے کیونکہ اسکے صدمہ سے ہزار ہا جانیں تلف ہوتی جاتی ہیں۔ بکوشش پادری صاحبان امریکہ و انگلستان اکثر لوگ موت سے بچ گئے ہیں۔ اور اسی سبب وہاں کے

افغانستان

سکرٹری آف سٹیٹ کے فرمان سے صاف مترشح ہی کہ افسران انگلشیہ متعینہ افغانستان کو یہہ ہدایت ہوئی ہی کہ جہانتک ہوسکے مخالفوں کے ساتھ لڑائی کا موقعہ نہ ڈھونڈیں یعنے سوا جنگ حفاظت جو ہر حال میں مجبورانہ ہی حملہ کی لڑائی کا قصد نکریں۔ اسپر سول اینڈ ملیٹری گزٹ عجب طرز سے راے دیتا ہی کہ ایسا موقعہ جب تک مخالفوں کے ساتھ پہلے صلاح نہ کر لیجاوے گی کبھی نہیں ملیگا یہہ بھی ایک بات ہی مگر طرفہ یہہ کہ زرغن شہر میں جو کابل سے ۱۶ میل کے فاصلہ پر ہی ابھی بہادران لشکر انگلشیہ نے ایک بھاری جنگ فتح کیا ہی جسکے صلہ میں حضور لارڈ رپن صاحب بہادر جدید گورنر جنرل کشور ہند نے انکو مبارکباد دیا ہی اس جنگ کے حالات سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لڑائی حسب ہدایت گورنمنٹ نہیں ہوئی یہہ حفاظت کی لڑائی نہ تھی بلکہ دشمنوں پر ڈھونڈ ڈھانڈ کر حملہ کیا گیا تھا شاید اس خیال سے کہ افغانستان سے لشکر کی واپسی کے دن نزدیک آگئے ہیں اور جاتے وقت دشمنوں کے ساتھ کوئی یادگاری کا ہاتھ کر چھوڑنا ضرور ہی۔

خبر مندرجہ صدر سے پایا جاتا ہی کہ افغانستان سے انگریزی لشکر کے واپس آنے کی شہرت عام ہی اور اگر یہہ صحیح ہی تو اسپر عام لوگوں کے خیالات اور سوالات یہہ ہوسکتے ہیں کہ اس نو مہینہ کے عرصہ میں اہالیان سلطنت انگلشیہ نے کابل میں رہکر کونسا کام سر کیا اور پولیٹکل افسروں کی کارروائیونکا جو اسقدر عرصہ تک صلاح و مشورہ میں سرگرم رہے تھے کیا انجام نکلا۔ عبدالرحمان اب کہاں ہی اور کن شرایط پر امارت کابل کے قبول کرنے پر آمادہ ہو رہا ہی۔ قندھار جلال آباد اور کورم تو پہلے ہی کابل سے علیحدہ ہو چکے تھے اور ہرات کی علیحدگی کی خبر ہی پھر عبدالرحمان سرداران افغانستان کو کیوں ایسا لکھتا ہی کہ میں اپنے مورث اعلے دوست محمد کی گدی پر بیٹھنے والا ہوں۔

جنگ حال کس بنیاد پر شروع ہوا تھا یہی نہ کہ انگریزی سفیر میجر کوگنری کی بیرحم قتل کے انتقام کے واسطے سو سرکار انگریزی نے فی الحقیقت کابل لے لیا یعقوبخان کو قید کر کے ہندوستان میں پہونچایا اُسوقت تو اُس پر صرف دورنگی کا الزام تھا مگر بعد کاغذات کابل کی پڑتال پر صاف ثابت ہوگیا کہ ہمارے سفیر کی قتل اسی یعقوب کی سازش سے ہوئی تھی سو اُسکو یہہ سزا ملی کہ وہ بیفکر ہوکر مزہ سے کوہ منصوری کی ٹھنڈی ہوائیں لے رہا ہی علاوہ قتل سفیر کا عوض کس سے لیا گیا ہی ہاں کابل فتح کر لیا گیا لشکر جو وہاں پر گیا ہوا ہی وہ دن رات اپنی جان کی حفاظت میں بیٹھا ہی جب کسی راستہ کے بند ہو جانیکی خبر پہونچتی ہی تو اُسکو کھول آتا ہی جب ڈاک لٹ جاتی ہی تو اُسکا عوض موضع کے قرب وجوار کے دیہات سے لے لیتا ہی۔ جب غازی اُسپر حملہ کرتے ہیں تو وہ اپنی حفاظت کی غرض سے اُنکو کسیقدر نقصان کے ساتھ پس پا کر دیتا ہی پولیٹکل افسر غریب غربا کی حفاظت میں مصروف ہیں جن غریبوں کے گھر بار مخالفوں نے لوٹ مار کر تباہ کر دئے تھے اُنکا عوضانہ اُنکو سرکار سے دلایا گیا عام بیماروں کے لئے ہسپتال کھولا گیا مگر ہمارے سفیر اور اُسکے ہمراہیوں کے خون جو نواح کابل میں اتنک برابر انتقام انتقام پکار رہے ہیں تیلانے اُنکی کسنے سُنی کابل کے زمین دوز ہو جانے کی خبر تھی سو وہ اولٹا اور مضبوط کر دیا گیا۔ سردار اور امیر جو مفسدونکے نام سے مشہور ہوئے تھے وہ بدستور امن اور چین سے ملک میں پھر رہے ہیں۔ یہہ سچ ہی کہ بعض اُنمیں سے شہر چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں مگر عبدالرحمان کی آمد کے خوف سے اور نہ کہ انگریزی لشکر کی چڑھائی کے خوف سے۔ سواس سے ثابت ہی کہ انتقام صرف ایک بہانہ تھا اور اصل میں افغانستان کے بھوکھے لوگوں کو پہلی دفعہ کے موافق انگریزی پیسے سے مالدار کر کے چھوڑ آنا تھا کیونکہ جو روپیہ جنگ کابل میں خرچ ہوا ہی اُسکا تعداد کچھ کم نہیں رہا۔ اب اگر جلال آباد قندھار اور کورم بھی ہمارے ہاتھ میں رہ جاوے تو آیندہ نسلیں یادگار کے طور پر ضرور کہہ سکینگی کہ ہندوستان کی علمی حدود تو بیشک قایم ہوئیں مگر اُنکے قایم کرنے میں ملک کا کام بن گیا کیا جان کے لحاظ سے اور کیا مال کے خیال سے اور ساتھہی ساتھ جیسا زمانہ حال کے لوگ کہہ رہے ہیں بدستور یہہ بات چلی جاوے گی کہ انگریزوں نے کابل پر حملہ کیا تھا مگر اُسکو سنبھال نہ سکے اور یہہ مقولہ اور زیادہ مضبوط ہو جایگا کہ افغانستان کو آجتک کسی نے سر نہیں کیا +

بقیہ مسلسل بیان مسیح کی زندگی اور تعلیم کا

کیا یہہ صبر اور بردباری کا کام تھا کہ مسیح اپنی موت پر نظر کر کے گھبرا دے کیا سکرات یا رگیولس نے موت کو زیادہ خوشی سے نہیں قبول کیا کیا خود خداوند کے صدہا شاگردوں نے اس سے زیادہ تکلیف اور دُکھ والی موت کو زیادہ صبر اور خوشی کے ساتھ منظور نہیں کیا

اور لیب بھی موت کی خبر جب کسی ایماندار کو پہونچتی ہی کیا وہ فرمان برداری اور خوشی سے اُسکو منظور نہیں کرتا کیا ہمکو سمجھنا چاہئے کہ شاگرد اپنے اُستاد سے بڑا ہی یا خادم اپنے مخدوم سے ہرگز نہیں مسیح کی موت عام دینداروں کی موت نہیں تھی نہ سچائی کی شہادت کی موت اُسکے دُکھ اور گھبراہٹ کے سمجھنے کے لئے ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اُسنے اپنی جان گناہوں کے کفارے میں دی اُسنے آپ کہا کہ میں اپنی جان اپنی بھیڑوں کی عوض میں دیتا ہوں پولس کا قول یہہ ہی اُسنے (خدانے) اُسکو جو گناہ سے واقف نہ تھا ہمارے بدلے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں شامل ہوکر الٰہی راستبازی ٹھہریں (قرنتیوں کا دوسرا نامہ ۵ و ۲۱) مسیح نے ہمیں مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے میں لعنت ہوا (گلتیوں کا خط ۳-۱۳) جب مسیح نے گتسمنی کے باغ میں دُکھ اُٹھایا اور صلیبی موت چکھی تب خدا نے اُسکے ساتھ ایسا سلوک کیا کہ گویا وہ خود گنہگار تھا اُسنے گنہگاروں کا ضامن ہوکر شریعت کی نافرمانی کی لعنت اپنے سر پر اُٹھائی خدا کی وہ خوشنودی جو زندگی میں اُسکی تسلی اور تشفی کا باعث رہی اور سارے دُکھ اور تکلیف کے وقت اُسکو تقویت پہونچاتی رہی اب اُس پر سے ہٹگئی اور اُسنے اُسکیلئے شریعت کا تقاضا پورا کیا گویا خدا اُس سے اُسوقت روپوش ہوا اگرچہ خود وہ بے گناہ تھا اُسنے گناہ کی سزا کی موت اُٹھائی اسواسطے اُسکو گھبراہٹ اور ناپسندی صلیبی موت سے ہوئی اور اُس نے اُسے منظور کیا محض یہی مراد کہ بغیر اُسکے خدا کی مرضی انسان کی نجات کی بابت پوری نہیں ہوتی تھی +

جب مسیح کا دُکھ گتسمنی میں پورا ہو چکا اور شاگردوں کے پاس تیسری بار آکر اُنکو سوتے پایا اُسنے کہا کہ اب سوتے رہو اور آرام کرو وقت آپہونچا کہ ابن آدم گنہگاروں کے ہاتھوں میں حوالہ کیا جاتا ہی یہہ وہ کہہ ہی رہا تھا کہ ایک بھیڑ دکھائی دی اور ایک اُن بارھوں میں سے جو یہودا اسکریوطی کہلاتا تھا آگے آگے ہوکر یسوع پاس آیا کہ اُسکو چومے کیونکہ اُسنے اُنکو یہہ پتا دیا تھا کہ جسکا میں بوسہ لوں وہی ہی اُسے تم پکڑ لیجو جب اُسکے رسولوں کو نظر پڑا کہ کیا ہونے لگا تب شمعون پطرس نے تلوار کھینچی اور سردار کاہن کے نوکر ملکس کا کان اُڑا دیا یسوع نے اس کام کو ناپسند کیا ہی اور اُسکے کان کو درست کر دیا تب مسیح نے آگے بڑھکر کہا کہ اگر تم مجھے ڈھونڈتے ہو تو اُنہیں جانے دو اور اپنے آپکو اُن کے سپرد کیا اُسکے شاگرد اُسے چھوڑکر بھاگ گئے (متی ۲۶-۴۷ سے ۵۶ مرقس ۱۴-۴۳ سے ۵۲ لوقا ۲۲-۴۷ سے ۵۳ یوحنا ۱۸-۲ سے ۱۲) اب آگے کے واقعات کو با ترتیب بیان میں لانا مشکل نظر آتا ہی چاروں انجیل کے مقابلہ سے یہہ سلسلہ اغلب معلوم دیتا ہی کہ یہود لوگ پیارے مسیح کو پکڑکر اول آناس کے نزدیک جو سردار کاہن قیافا کا سسر تھا لیگئے یوحنا کے بیان سے یہہ سمجھا جاتا ہی کہ خداوند کی پہلے پرسش اور پطرس کا پہلا انکار اُسکے مکان پر ہوا (یوحنا ۱۸-۱۳ و ۱۴) لیکن اگر ہم اسی باب کے ۲۴ کو چودھویں آیت کے بعد لگادیں جیساکہ مناسب معلوم دیتا ہی تو جس سرگذشت کا بیان چودھویں سے چوبیسویں تک ہوا قیافا کے گھر میں واقع ہوئی نہ کہ آناس کے گھر میں معلوم ہوتا ہی کہ جب مسیح کو آناس کے گھر میں لائے تو اُس نے اُسے بندھا بندھایا قیافا کے پاس بھیجدیا قیافا کا مکان ایک ہندوستانی حویلی کے طور پر بنا ہوا تھا جسکے بیچ میں ایک وسیع صحن اور چاروں طرف مکان بنے ہوئے تھے اُسمیں ایک ڈیوڑھی تھی جسکی محافظت کے واسطے ایک عورت کھڑی تھی جب اس عورت نے پطرس کو اندر جاتے دیکھا تو اُسکے نزدیک جہاں وہ آگ سینک رہا تھا آکر پوچھا کیا تو اُس شخص کے شاگردوں میں سے نہیں اس کلام کو سنتے ہی پطرس کی ساری سرگرمی اور دلیری کافور ہوگئی اُسنے خداوند کا انکار کیا اور کہا میں نہیں ہوں پھر ڈر کر کہ میں پہچانا گیا عجب نہیں کہ میں بھی گرفتار ہو جاؤں دالان میں جا گھسا وہاں بھی لوگوں نے اُسکی طرز وروش کو دیکھکر لوگوں نے شک کیا اور اُس سے وہی پہلا سوال دوبارہ کیا پھر اُسنے اپنے خداوند سے انکار کیا قریب ایک گھنٹہ کے بعد وہ پھر دالان سے نکل صحن میں آگ کے نزدیک لوٹ آیا وہاں سردار کاہن کے نوکروں میں سے ایک نے جو ملکس کا رشتہ دار تھا کہا کیا میں نے تجھے اُسکے ساتھ باغچہ میں نہیں دیکھا

باقی آئندہ

مراسلات

عیسائی کون ہی

اِس بات پر توجہ کرنی اسواسطے ضرور معلوم ہوتی ہی کہ اکثر غیر قوم اور کچے مسیحیوں کا اس امر کی نسبت نہایت خام خیال ہی۔ اکثر لوگوں کا یہہ خیال ہی کہ عیسائی

جنہیں گرانی بھی اس ملک میں جگتے ہیں۔ کسی خاص مطلب سے ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً زر زن مرتبہ نام وری وغیرہ کے واسطے۔ اس بات پر لوگوں کا قہقہا اسقدر زور لگیا ہے کہ سنتے سنتے ہمارے کان بہرے ہو گئے ہیں امید ہے کہ بندہ کی یہہ چند سطور اُن لوگوں کے لئے مفید ہونگی۔ جاننا چاہیے کہ مسیحی وہ شخص ہے جو سچے دل سے مسیح پر ایمان لاتا ہے اور اُسکے احکام پر عمل کرتا ہے جو لوگ ایسے نہیں ہیں وہ فی الحقیقت مسیحی نہیں ہیں۔ یہہ تو سچ ہے کہ بعض ایسے شخص بھی ہیں جو کسی خاص مقصد سے عیسائی ہوتے ہیں۔ اور سچے عیسائیوں کو فریب دیتے ہیں اور آخر کار اُنکی بے ایمانی اور کمینا پن ظاہر ہو جاتا ہے کیونکہ کمینا وہی ہے جو فریب اور دغا بازی سے کام کرے۔ جسکا ایمان کسی چیز پر نہیں ہے اور جو ہمیشہ بدکاری میں وقت ضایع کرتا ہے اُس سے ہمارے دین میں کچھہ خلل نہیں آتا بلکہ اُسی کا نقصان ہوتا ہے +

لیکن بعض ایسے شخص ہیں جو بطور نام عیسائی ہیں اور عیسائیوں میں رہتے ہیں۔ پر اُن کے سارے خیالات وعادات غیر قوموں کیسے ہیں۔ وے بد زبان اور تکراری ہیں دنیا کے عیش پر فدا ہیں اور ہمیشہ خود غرضی اور ڈہ میں مبتلا رہتے ہیں البتہ ایسوں کو ہم عیسائی نہیں کہہ سکتے ہیں۔ غیر اقوام کا یہہ بھی خیال ہے کہ عیسائی ہو کر لوگ سُور اور گائے کا گوشت کھاتے ہیں اور روپیے پاتے ہیں یہہ اُن کی محض غلطی ہے تعجب کی بات ہے کہ جھوٹھی بات تار برقی کی مانند فوراً مشہور ہو جاتی ہے پر سچی بات مشکل سے جنبش کر سکتی ہے جن لوگوں کو اس امر کی نسبت شبہ ہو جاوے کہ وے کسی شخص کے عیسائی ہوتے وقت آویں اور دیکھیں کہ کیا کیا ہوتا ہے تو اُن کے دل سے سب شک رفع ہو جاینگے ہمارا دین سُور گائیں کے گوشت کھانے پر موقوف نہیں ہے پر ہر ایک شخص کو آزادی ہے جو چاہے سو کھاوے کوئی اُسپر جبر نہیں کرتا۔ مسیحی مذہب آدمی کو پوری آزادگی دیتا ہے خواہ کوئی سبزی اور دودہ پی کر زندگی بسر کرے۔ پر گناہ کی آزادگی نہیں دیتا۔ مسیحی مذہب تکبر اور برائی سے انسان کو محفوظ رکھتا ہے۔ مسیح کی تعلیم کے اثر سے عالم اپنے علم پر فخر نہیں کرتا بلکہ اپنے تئیں ناچیز سمجھتا ہے عہدیدار اور عظمت والا اپنے کو دوسروں سے ادنی سمجھتا ہے +

بہتیرے عیسائی ایسے بھی ہیں جو ظاہراً نیک نظر آتے اور کسی برائی میں پکڑے نہیں گئے اور نہ اُنکو آزمایش میں پڑنے کا موقع ملا حقیقت میں چھپے رستم ہیں ایسے شخص اپنی باتوں سے پکڑے جاتے ہیں مثلاً وے کہتے ہیں کہ فلانا شخص شیطان کی پیروی کرتا ہے پر وے خود اُسکو سنبھالنا نہیں چاہتے اور اُنسے عداوت رکھتے ہیں۔ یا دوسرے لوگوں کی باتوں کو نادرست سمجھکر اپنی ہی ٹھوکی جاتے ہیں۔ یہہ سمجھکر کہ جو کچھہ میں سمجھتا ہوں وہی راست ہے اور سبھوں کو ویسا ہی کرنا چاہیئے۔ ایسے لوگ خود غرض ہیں اور اپنے تئیں گویا رسول اللہ سمجھتے ہیں۔ مسیحی دین کی غرض یہہ ہے کہ ایک دوسرے پر تہمت نہ لگانا چاہیے بلکہ مُلایمت سے اُسکو سمجھانا اور گرے ہوئے کو ایک بھٹکی بھیڑ سمجھکر راہ راست پر لانا اگر ایسا نہ کیا جاوے تو غیر مذہب والوں سے عیسائیوں میں کونسی فضیلت ہے۔ البتہ جو شخص حقیقت میں مسیحی دین کا دشمن ہے۔ اُسکی نیت ضرور خرابی کی طرف مایل ہوگی +

افسوس کہ حق طالب لوگ ہمارے درمیان آکر ٹھوکر کھاتے ہیں شاید اسکا باعث یہہ ہوگا کہ وے بعض ناراست عیسائیوں کا چال چلن دیکھہ کر ہمارے دین کو ہلکا سمجھتے اور نا اُمید ہو جاتے ہیں۔ افسوس کہ بڑے بڑے شخص جو ظاہرا دیندار اور پارسا نظر آتے ہیں خواہ وے کسی قوم سے کیوں نہوں ٹھوکر کا باعث ٹھہرتے ہیں۔ شاید اُسکا سبب یہہ ہوگا کہ وے اپنے کو دیندار اور دوسروں سے بہتر قرار دیتے ہیں۔ عیسائی وہی ہے جو خداوند مسیح کے موافق نیک اور حلیم اور دردمند ہو شاید غیر اقوام مسیحی دین پر اسلئے عیب لگاتے ہیں کہ بہت سے مسیحی گمراہ ہو کر ایک دوسرے کی حقارت کرتے پھرتے ہیں اور اکثر تنگ حال ہو کر خراب ہو جاتے ہیں۔ ہم افسوس کے ساتھ یہہ لکھتے ہیں کیونکہ زمانہ حال میں یہی ایک عام کیفیت نظر آتی ہے پر شاید اُسکی وجہ لوگ کم سمجھتے ہیں بندے کی ناقص عقل میں یہہ سماتا ہے کہ ساری کمزوری جو بعض عیسائیوں کے دلوں میں چھائی ہوئی ہے اور جو کلیسیا کی ترقی کو روکتا ہے سو یہہ ہے کہ ایک دوسرے کی برداشت نہیں کرتے پر زیادہ تر اپنی سمجھ کو راست جانکر اور دوسرے دانا بھائیوں کی صلاح کو ناچیز جانکر ایک ایک اپنے غلط خیالوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں مثلاً جب کسی شخص سے جو مسیحی مذہب کو مانتا ہو اور بدکار بھی نہ ہو کوئی قصور ہو جاوے خواہ وہ انسان کا خواہ خدا کا ہو اکثر ظاہری عیسائی پارسا سمجھتے ہیں کہ یہ روح جسمانی ہو چکا اور اُسکو بڑی حقارت سے دیکھتے اور بجائے اُسکی بہتری کے بُرائی کے درپے ہوتے ہیں اور فوراً بسبب اپنے دل کے بد خیالات سے کہدیتے ہیں کہ اُس شخص سے کم موافقت رکھنی چاہیئے میری سمجھ میں اگر خداوند مسیح اسوقت ہوتا تو شاید یوں

فرمایا۔ کہ ای بھائی تو سوچ اور سمجھ سے چل اور خطاسے باز آ۔ کاش کہ خداوند ہمیں سنبھالے۔ سبب مذکورہ بات معلوم ہوتا ہے بیچارے مسیحی دل شکستہ ہو کر گمراہ ہو جاتے ہیں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان کی کلیسیا مثل ایک پودہ کے ہے جو بیشتر تا حال اس میں وہ زور رسیدا نہیں ہوا جو زمانہ سابق کی کلیسیاؤں کو تھا۔ لیکن اگر اس پودہ میں ابھی ہی سے نقص ہو تو اسکی ترقی کی اُمید نہیں ہو سکتی بعض لوگ یہہ بھی کہا کرتے ہیں کہ خادم الدین لوگوں کو لالچ دیکر عیسائی کرتے ہیں۔ شاید یہہ درست ہو خدا کرے یہہ نقص بھی جلد رفع ہو جاوے۔ یہہ بھی ایک سبب ہے کہ غیر اقوام ہم پر ہنستے ہیں اور ہمارے دین کو کھیل سمجھے ہیں کاش کہ ہم تلاشی عیسائیوں کو خوش کرنے کے لئے ترغیب دیں پر مسیح کے جلال کے لئے۔ پھر اکثر لوگ یہہ کہتے ہیں کہ عیسائی مذہب کرانیوں یعنے انگریزی لباس رکھنے والوں کا ہے۔ یہہ انکی محض غلط فہمی ہے انجیل کا یہہ دعوی ہے کہ میں سارے جہان کے واسطے ہوں۔ فرض کرو کہ اگر میں کسی شخص کو علم ریاضی پڑھاؤں تو کیا اس سے یہہ ثابت ہوگا کہ علم مذکورہ کا بانی میں ہوں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہہ کہ میں اپنے علم کو دوسرونکو بتاتا ہوں اسیطرح انگریزوں نے زمانہ قدیم میں انجیل کی بشارت سُنی اور اُسے ابھی جاکر دنیا میں سناتے ہیں۔ جو کوئی اُسپر ایمان لاتا ہے وہ عیسائی ہوتا ہے نہ کہ کرانی یعنے عیسیٰ کی تعلیم پر چلتا ہے نہ کہ انگریزوں کے حکموں پر اسی لئے ہزاروں مسیحی جو متفرق مقاموں میں رہتے ہیں اور مختلف پیشہ کرتے ہیں اور اپنی ہی رسم رکھتے ہیں اس مذہب پاک کو دل سے مانتے اُمید ہے کہ ایسے خام خیالات عوام الناس کے مغز سے جلد دفع ہو جاوینگے بالقین عیسائی وہی ہے جو عیسیٰ کے نمونہ پر چلے اور وہ نمونہ انجیل شریف میں ہمارے فایدہ کے لئے مرقوم ہیں اور ممکن ہے کہ سچا عیسائی کسی قوم میں سے ہو۔ خواہ انگریز یا ہندوستانی ترکی یا چینی خواہ وہ فاضل ہو یا جاہل ہر ایک شخص خدا کے کلام کو سمجھ سکتا ہے اور اپنے لئے مفید تعلیم نکال سکتا ہے یہہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ کوئی بھاری امتحان پاس کرے تب ہمارے دین کو سمجھے البتہ بہت گہری اور تواریخی باتیں کم علم مسیحی اچھی طرح نہیں سمجھتے ہیں پر جو کچھ ہر ایک بشر کے لئے کافی ہے اُسے اعلیٰ اور ادنیٰ یکساں باطن میں ہضم کرکے اپنے روحونکو غذا دے سکتے ہیں۔ مسیحی دین عملی ہے نہ کہ خیالی اسلئے وہ عیسائی جو اپنے چال چلن اور نمونہ سے حتی المقدور اس دین شریف پر عمل کرتا ہے وہی عیسائی ہے خواہ وہ کسی قوم کا ہو۔ عیسائی بیچارے اس دنیا میں مسافر ہیں انکو اس زمین کی عیش سے نفرت ہے اسلئے کہ جہان انکا ٹھکانا ہے وہ اس دنیا کی خوشیوں کے بالکل برعکس ہے جیسا خداوند یسوع نے خود فرمایا دیکھو یوحنا ۱۵-۱۹ یہہ جاننا بہت ضرور ہے کہ سب عیسائی یکساں ہیں یا دنیاوی درجہ کو ماننے والا اور اپنے بھائیوں کو حقیر سمجھنے والا وہ مسیحی دین پر عمل نہیں کرتا۔ ایسے وہ عیسائی نہیں۔ اکثر عہدے دار اور کسی قدر امیر لوگ بھی اور جو لوگ بزرگ سمجھے جاتے ہیں اکثر اس مرض عظیم میں مبتلا رہتے ہیں کہ عام مسیحیوں کو اپنے سے چھوٹا سمجھیں یہہ مسیحیت نہیں ہے۔ خلاصہ یہہ کہ چونکہ عیسائی مذہب گرے ہوؤنکو سنبھالتا ہے کسی پر عیب نہیں لگاتا سب کو یکساں سمجھتا محبت پیدا کردیتا اور ہر ایک بشر کو ہلاکت سے بچا کر ابدی خوشی کیطرف رہنمائی کرتا اسلئے جو عیسائی ہوگا ایسا ہی کریگا +

راقم ڈی پٹیرس

منقولات

تخت کابل کے چار دعویدار

یا تو ہم پہلے محمد جان کی ہی نقل و حرکت و جوش کا حال ہمیشہ سُنتے رہے ہیں کہ وہ موسیٰ خان کا حامی بنکر چاہتا ہے کہ کابل میں انگریزی گورنمنٹ کا پانو نہ جمنے دے یا اب دیکھا جاتا ہے کہ ویسے ویسے تین اور افلاطون خان قایم ہوئے ہیں جنکو تخت کابل کی دھن لگ رہی ہے۔ محمد جان تین ہزار آدمی کی بھیڑ بھاڑ لیکر جدا قلعہ امیر میں آیا ہے۔ ایوب خان قندھار کی ہوس میں جدا ہرات سے فوج لیکر آگے بڑھا ہے۔ ہاشم خان علیحدہ فوج کی بھرتی میں مصروف ہے۔ عبدالرحمان خان توڑے کی جوش کے ساتھ کابل کی طرف چلا آرہا ہے جسکے واسطے سُنا جاتا ہے کہ ہر داں میں بہت سامان جمع ہو رہا ہے۔ عبدالرحمان کی نسبت اسوقت تک جو خبریں مشتہر ہوئی ہیں وہ سب کی سب غیر مطمئن ہی نہیں ہیں بلکہ ایک دوسرے کے مخالف ہیں وہ گورنمنٹ انگریزی سے بھی میٹھی میٹھی باتیں کرکے کام نکال رہا ہے اور یہہ سمجھ رہا ہے کہ بگاڑنے سے کیا حاصل جو کچھ ہوگا ظاہر ہو جاویگا اور جرگوں سے علیحدہ کانا پھوسی کرکے کہتا ہے کہ میں انگریزوں سے کابل خالی کرا دونگا۔ انگریزی وارد و اخبارات ہم دیکھ رہے ہیں کہ کبھی عبدالرحمان کو بڑھا چڑھا کر اُسکو گویا امیر کابل ہی مقرر کر دیتے ہیں اور کبھی اُس سے متنفر ہو کر لکھتے ہیں کہ وہ روسیونکا دوست ہے اُسکو کبھی کابل کے تخت پر نہ بٹھایا جاوے اور کبھی حالت مذبذب میں ہو جاتے ہیں اور بالکل



کبھی صادہ لیتے ہیں۔ ہم اوّل سے عبدالرحمان کی نسبت برابر لکھتے آئے ہیں کہ یہہ مشکوک سردار کبھی امیر کابل نہ قرار پاوے چنانچہ اب بھی یہی کہتے ہیں اور اگر وہ امیر کابل مقرر ہو گیا تب بھی اپنی رائے کے مطابق یہی کہیں گے کہ یہہ امر خلاف مصلحت زمانہ ہوا۔ اگرچہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ بھی اُسکے حالات وخیالات و توسلات سے غافل نہیں ہے اور وہ اُسکو بھانپ رہی ہی کہ یہہ کس خیال و کس رنگ ڈھنگ میں ہے لیکن اُسکے سوچنے کی تعداد البتہ سُست ہے جسنے عبدالرحمان کو چُست کر دیا جس طرح بچہ پیدائش کے بعد ہوا لگ کر گھنٹوں منٹوں۔ پلوں میں جلد جلد بڑہتا ہے اسی طرح عجلت کے ساتھ عبدالرحمان نے اپنے ہاتھ پانو نکالے ہیں اور افغانستان کے سرداروں کو حیرت میں ڈالا ہے کہ کیا کیجئے۔ اُن میں سے بہت سے اُسکے یار بنگئے ہیں جنکے سبب سے اب وہ شیر ہو گیا ہے اور اُسنے جان لیا ہے کہ میں اب امیر افغانستان ہو گیا عام لوگوں کے یہہ خیالات بحث کر رہے ہیں کہ نہیں معلوم گورنمنٹ عبدالرحمان سے کیا خفیہ خط و کتابت کر رہی ہے صاف صاف حال نہیں معلوم ہوتا نہ عبدالرحمان کو گورنمنٹ نے اپنا دوست قرار دیا ہے اور نہ دشمنوں کی تعداد کا سرغنہ یہہ بات ہے تو کیا ہے لیکن غور سے جب اس امر کو سوچا جاتا ہے تو ہم اپنی یہی رائے قایم کرتے ہیں کہ گورنمنٹ انگریزی بیشک اس سے خط و کتابت کر رہی ہے اور اُس خط و کتابت کا ایسا نتیجہ نہیں ظاہر ہوا جس سے حال کُھل سکے بلکہ یوں لکھنا چاہئے کہ تحریرات شاید ابتک جاری ہیں اور عبدالرحمان ہر ایک بات کا ایسا گول مول جواب دیتا ہے کہ جسکو دیکھکر نہ ہم اس سے متنفر ہو سکتے ہیں اور نہ اُسکو دوست قایم کر سکتے ہیں لیکن بہت جلد وہ وقت آنیوالا ہے کہ عبدالرحمان کا حال بتمامہ معلوم ہو جاوے اور لوگ اُسکو یا تو گورنمنٹ انگریزی کا دوست دیکھیں گے یا دعویداران کابل کا سرغنہ۔ ان دونوں صورتوں میں سے ہر ایک امر ایسا ہے کہ وہ ہرگز ہرگز گورنمنٹ انگریزی کے موافق نہیں ہے اور دونوں صورتیں پکار پکار کر خونی ظلمت کو دکھا رہی ہیں اور بیان کر رہی ہیں کہ اطمینان و امن امان کے خیالات کو سون ندارد ہیں بلکہ بے اطمینانی اور جنگ کی پیشین گوئیاں وہ سامنے آگئیں اور بہت بُرا ہوا۔ یا تو ہم کابل سے بجائے اطمینان کے بے اطمینانی کا تحفہ لائینگے اور اپنی محنتوں۔ مشقتوں زری سرمایوں کے نتیجہ کو کسی گھنڈے میں ڈال آئیں گے یا پھر وہ جنگ شروع کرینگے کہ لارڈ لٹن کے زمانہ میں جسکی پاتنگ بھی نہ ہوئی ہوگی۔ اگر ہمارا یہی منشا تھا کہ ہم کسی کو کابل کی امارت دیکر چلے آئیں تو ہمنے کیوں نہیں موسیٰ خان کے حامیوں کو سپرد کر دی اور کیوں اتنے عرصہ تک ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے سوچتے رہے اب اسوقت ایک خرخشہ کے علاوہ تین اور خرخشے قایم ہوئے ہیں جو بہت جلد رنگ لاتے نظر آتے ہیں ایوب خان نے جو قندھار کی طرف رُخ کیا ہے وہ ایک خفیف سی بات نہیں ہے ہم کبھی نہ کہینگے کہ شیر علیخان والی قندھار اُسکی ٹکر کو بغیر مدد انگریزی فوج کے جھیل لے گا اور اگر گورنمنٹ انگریزی نے اُسکو مدد دی تو ہم بجائے جنگ ختم کرنے کے بہت سی جنگوں کو سر پر لینگے اور خلاف حالیہ مصلحت کے کرینگے۔ ہمکو کیا غرض ہے کہ ہم متعدد کج فہم افغان سرداروں کے جھگڑوں کے انفصال کا ٹھیکہ لیں اور اپنے خزانوں کو خالی کریں اب بھی چند دن ہمارے پاس ایسے باقی ہیں کہ جس میں ہم موسیٰ خان کو بُلا کر اور تخت کابل اُسکے سپرد کر کے چلے آسکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ جس سردار کو ہم نے قید کر کے ہندوستان میں رکھا ہے اُسکے بیٹے کو کابل کی سرداری دیدی گئی۔ پھر وہ آئندہ فساد کرینگے تو کرنے دو اپنا سر کھائیں گے +

از انجمن پنجاب

اخبارات تار برقی

کابل۔ ۶ جولائی۔ ہاشم خان نے کابل کے پولیٹکل افسر کو ایک چٹھی اس مضمون کی لکھی ہے کہ دو یا تین روز میں میرا ارادہ سخت فساد شروع کرنے کا ہے۔ مسکین عالم نے مسٹر گریفن صاحب کو ایک دوستانہ چٹھی تحریر کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حتی الامکان میدان اور وردک میں غازیوں کو پراگندہ کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ کوہ دامن میں امن ہے اور بہت سے ملکوں نے جنرل گف صاحب کی ملاقات کی جنمیں فرزہ اور استیلاف کے سردار وغیرہ آدمی تھے اور اُنمیں جنرل میر سعید سردار استالیف کا بھائی بھی تھا۔ مقام استالیف پر اب ایک چھوٹی سی جماعت ہے مقام ہزرج سے نمک لیجانے والے لوگ خبر دیتے ہیں کہ محمد جان وہاں تین ہزار ہمراہیوں کے ساتھ مقیم ہے۔ حسن خان اور غلام حیدر بھی وہاں موجود ہیں +

کابل۔ ۷ جولائی۔ ڈویژن نمبر ۲ سے جو خبر آئی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ فوج زرگن شہر میں ابھی تک ٹھہری ہوئی ہے +

جنرل پالسیر کی فوج کی فتح نے جو مقام پدگاؤ پر یکم تاریخ کو عمل میں آئی ہے قرب و جوار میں ایک بڑا اخلاقی اثر پیدا کیا ہے اور سامان رسد اُس ضلع سے جو بارہ کی بارک اور خوشی کے درمیان واقع ہے کثرت سے لایا جاتا ہے ملک لوگ بیان کرتے ہیں کہ ہم پہلے سامان

رسد غازیوں کے خوف سے نہیں لاتے تھے +

التیمور میں جماعت کم ہوگئی ہی اور بادشاہ خان کے پاس قرب و جوار میں تقریباً سات سو آدمی ہیں - زرگن شہر کے گرد نواح میں فصل کاٹی جا رہی ہیں اور ساگ و پات بہت کمیاب ہی مگر دور میں سپاہیوں کو زرد آلو اور سیب بھی روزمرہ رسد ملتی ہی +

میجر اٹکنس صاحب متعلق پنجاب کیوولری نمبر ۱ کے لئے بسبب اُس نمایاں فتح کے جو اُنہوں نے مقام پٹہ کاؤ پر حاصل کی ہی وکٹوریا کراس کی سفارش کی گئی ہی +

شملہ - ۶ - جولائی - کابل - ۵ جولائی - گذشتہ شب کو پانچسو آدمی پیادہ اور دو دستہ فوج بردان اور سفید سنگ سے موضع میر گو سائی کے لوگوں کو سزا دینے کے لئے روانہ ہوئی - اور موضع مذکور پر جبراً قبضہ کیا گیا اور دشمن بالکل پراگندہ کئے گئے جنمیں سے بارہ مارے گئے اور بہت مجروح ہوئے - ہمارا ایک سپاہی متعلق رجمنٹ پیادہ نمبر ۲۵ - اور تین سپاہی متعلق نیٹو انفنٹری نمبر ۲۴ مجروح ہوئے اور اُنکی مینارہایں مسمار کردی گئیں - حال میں جو عبد الرحمان کی طرف سے خبر آئی ہی اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ ہندوکش کی شمالی ڈھلوان میں علم دو شنگ میں ہی +

معلوم ہوتا ہی کہ جماعت میدان پراگندہ ہو رہی ہی بہت سے لوگ جنوب کو آرہے ہیں اور بعض لوگار کو محمد جان کے ساتھ گئے ہیں +

کابل - ۷ - جولائی - ہاشم اور عبد اللہ خان غوغا منند سے جرج کو جاتے ہوئے جہاں موسیٰ خان غلام حیدر کے ساتھ ہی مقام چکری سے گذرے محمد جان اور محمد حسن بارکزئی بن میں ہیں - التیمور کے سوائے اور کہیں جلسہ کوئی بڑا مجمع نہیں ہی التیمور کا مجمع جنرل عالم کے ماتحت ہی اور اب یہہ بھی کم ہوتا جاتا ہی +

عبد العزیز خان برادرزادہ عبد الرحمان چاریکار میں پہنچا اور اطلاع دیتا ہی کہ سردار مذکور عنقریب آنیوالا ہی عبد الرحمان نے عاق چشمہ سے لکھا ہی کہ ۲ تاریخ کو قسنمن میں پہنچ جاونگا اور روزانہ کوچوں سے کوہ دامن میں پہنچونگا خبر ہی کہ وہ کل بزدان میں پہونچا - بادشاہ خان کی خدمت سے سرداران بارکزئی نے اسواسطے انکار کردیا ہی کہ وہ اُنکو انگریزوں سے منحرف کرادیگا +

ملاؤں اور مسکین عالم کی صحیح خبروں سے معلوم ہوا کہ ہفتہ گذشتہ میں بارہ سو سوار اور پندرہ ہزار پیادہ مقام بزدان میں تھا - مگر اس تعداد کا بہت ساحصہ منتشر ہوگیا ہی اور صرف پانچہزار آدمی باقی رہگئے ہیں - سنا جاتا ہی کہ ملا مقیر نے علاقہ شنواری میں جو جلال آباد سے جنوب کی طرف ہی شنواریوں کی ایک بڑی تعداد جمع کرلی ہی جنرل رابرٹس صاحب جمعہ کے دن جلال آباد کو جاوینگے اور ایک ہفتہ تک کابل سے باہر رہینگے - میجر پرٹی میں اور لفٹنٹ چیمبرلین اُنکے ہمراہ ہونگے +

کابل - ۸ جولائی - بیرام خان نے جو بادشاہ خان کا ایک رشتہ دار ہی اُسکے چند دیہات جو علاقہ لوگار میں تھے جلا ڈالے ہیں +

ہاشم خان نے چکری میں جن آدمیوں کو فراہم کیا تھا وہ کم ہوگئے ہیں اور سعز اللہ خان حصار کو چلا گیا ہی ہاشم خان اور عبد اللہ کل رات احمد زئی کے راستہ سے لوگار کو گئے - جنرل رابرٹس صاحب نے اپنا ارادہ ملاحظہ چوکیات آمد و رفت کو ملتوی کردیا ہی +

لودیانہ

اس ہفتہ میں بھی چند مرتبہ چھاجھم بارش ہوئی - ابھی تک تو زراعت کے لئے مفید ہی - اگر ہمیشہ یہی کیفیت رہی تو تخم ریزی کے لئے شاید مضر ہو +

مولوی عبد العزیز و مولوی عبد اللہ بابت رکھنے چھاپہ ناجایز کے ۱۳ جولائی کو ماخوذ ہوکر جوڈیشل حوالات میں بھیجے گئے ہیں اور اُن کے تیسرے بھائی یعنے مولوی محمد کی تلاش درپیش ہی - مقدمہ مندرجہ صدر میں عصمت اللہ عرضی نویس بھی ماخوذ ہوکر حوالات میں بھیجا گیا ہی - مقدمہ زیر تجویز ہی جیسا کچھ ہوگا درج اخبار کیا جاویگا +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا